http://www.sgbauonline.com/

B.A.(Part–I) Semester–I Examination
URDU LITERATURE
(Literature of Modern Language)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبرا۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی دو کی سیاق وسباق کے ساتھ وضاحت کیجئے : 8

(۱) دنیا سوتی تھی مگر دنیا کی زبان جاگتی تھی۔ صبح ہوئی تو یہ واقعہ بچہ بچہ کی زبان پر تھا اور ہر گلی کوچہ سے ملامت اور تحقیر کی صدائیں آتی تھیں۔ گویا دنیا میں اب گناہ کا وجود نہیں رہا۔ پانی کو دودھ کے نام سے بیچنے والا گوالا، فرضی روزنامچے بھرنے والے حکام سرکار، ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے والے بابو صاحبان، جعلی دستاویزیں بنانے والے ساہوکار یہ سب اس وقت پارساؤں کی طرح گردنیں ہلاتے تھے اور جب دوسرے دن پنڈت الوپی دین کا مواخذہ ہوا اور وہ کانسٹبلوں کے ساتھ شرم سے گردن جھکائے ہوئے عدالت کی طرف چلے، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، دل میں غم وغصہ تو سارے شہر میں ہل چل سی مچ گئی۔ میلوں میں بھی شاید شوق نظارہ ایسی امنگ پر نہ آتا ہو، کثرت ہجوم سے سقف ودیوار میں تمیز کرنا مشکل ہے۔

(۲) پنڈت الوپی دین اور اس کے ہواخواہوں اور گاڑی بانوں میں ایک ہل چل سی مچ گئی۔ یہ شاید زندگی کا پہلا موقع تھا کہ پنڈت جی کو ایسی ناگوار باتیں سننے کا اتفاق ہوا ہو۔ بدلو سنگھ آگے بڑھا لیکن فرط رعب سے ہمت نہ پڑی کہ ان کا ہاتھ پکڑ سکے۔ الوپی دین نے بھی فرض کو دولت سے ایسا بے نیاز اور ایسا بے غرض کبھی نہ پایا تھا، سکتے میں رہ گئے۔ خیال کیا کہ یہ ابھی طفلِ مکتب ہے، دولت کے ناز انداز سے مانوس نہیں ہوا۔ الھڑ ہے جھجھکتا ہے۔ زیادہ ناز برداری کی ضرورت ہے۔ بہت منکسرانہ انداز میں بولے ''بابو جی! ایسا ظلم نہ کیجئے ہم مٹ جائیں گے عزت خاک میں مل جائے گی۔ آخر آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ بہت ہوا تھوڑا بہت انعام واکرام مل جائے گا۔ ہم کسی طرح آپ سے باہر تھوڑے ہی ہیں''۔

(۳) بیٹے کی شادی کے بارے میں بڑھیا نے نہ جانے کیا کیا سوچ رکھا تھا۔ اپنوں پرایوں میں بہت سی لڑکیاں دیکھ رکھی تھیں مگر وہاں صاحبزادے خود ہی بیگم بیاہ لائے۔ شادی ایسی چپ چپاتے کرلی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اور معلوم بھی ہوتا تو پہنچتی کیسے کالے کوسوں دور سمندر پار انگلستان میں، پھر سسرال اپنے میل کی نہ جوڑ کی۔ وہاں روپیوں کی عزت شان وشوکت کی افراط تھی۔ یہاں افلاس وتنگدستی کی بہتات۔ بہو پڑھی لکھی، آکسفورڈ کی تعلیم یافتہ، لاٹ صاحب سے ہاتھ ملانے والی، ساس جاہل دیہاتن اور پردے میں بیٹھنے والی، اس سے ساس کی طرح پیش آنا، بہو بنا کر ملنا ہاتھی سے گنا کھانا تھا۔

(۴) بہو پڑھی لکھی، آکسفورڈ کی تعلیم یافتہ، لاٹ صاحب سے ہاتھ ملانے والی، ساس جاہل دیہاتن اور پردے میں بیٹھنے والی، اس سے ساس کی طرح پیش آنا، بہو بنا کر ملنا ہاتھی سے گنا کھانا تھا۔ مور کی طرح ناچنے کو جی تو ضرور چاہتا تھا لیکن پاؤں کو دیکھ کر لاج بھی آتی تھی۔ صبر کی سل چھاتی پر رکھی مگر یہ بوجھ اتنا بھاری تھا کہ پہلو میں درد ہونے لگا۔ اس بے چینی نے خط لکھنے پر مجبور کیا پہلے تو لڑکے ہی کو لکھتی رہی جب ادھر سے برابر ٹالنے ہی والا جواب ملا تو پھر ایک دن حمید سے چھوٹے لڑکے کو پاس بلا اور دل کی ساری کہانی بیگم بہو کو لکھوا دی۔

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی دو کی سیاق وسباق کے ساتھ وضاحت کیجئے : 8

(۱) زمینداروں نے جب یہ بات سنی تو ان کو بہت غصہ آیا اور وہ سوچنے لگے کہ کس طرح ان حالات کا مقابلہ کیا جائے۔ بعض نوجوان کسانوں میں زیادہ جوش تھا اور وہ سوچ رہے تھے کہ زمینوں پر زبردستی قبضہ کرلیں اور زبردستی بھی کیا، جن زمینوں کو جوتتے آرہے تھے وہ تو قانون کے مطابق ان کی ہوچکی تھیں اور اب جو زمیندار نے ان سے زمین لے لی تھی تو اس کی زبردستی تھی لیکن گاؤں کے بڑے بوڑھے منع کرتے تھے اور وہ سب دبے ہوئے تھے۔ اس کھینچ تان کا نتیجہ یہ ہوا کہ وقت آگیا اور زمینیں بنجر پڑی رہیں۔

(۲) لیکن کسانوں میں جوش بہت زیادہ تھا۔ بندوقوں سے کوئی بھی نہ ڈرا اور کھیتوں پر ہل چلا دیئے گئے۔ اور ہلوں کا چلنا تھا کہ گولیاں بھی چل پڑیں اور دیکھتے دیکھتے کھیتوں میں بیسیوں لاشیں گر گئیں۔ دوسرے دن گاؤں میں ہر طرف لال پگڑی والے سپاہی نظر آتے تھے اور دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ کھیتوں پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا اور کھیت بنجر کے بنجر پڑے تھے۔ گوبردھن اور رام لال دونوں حوالات میں بند تھے۔ رام لال نے کہا ''گوبردھن تم نے اچھا نہیں کیا اتنا بڑا جھگڑا کھڑا کر دیا''۔ گوبردھن نے گھمنڈ سے سر اٹھا کر کہا ''رام لال بھائی ایسا نہیں ہوسکتا کہ گائے بھوکی مرے اور سور کھا کرا کھائے''۔ رام لال نے کہا ''مگر دیکھو کتنوں کی جان گئی''۔ گوبردھن نے کہا ''رام لال بھائی جینے کے لئے مرنا بھی ہوگا''۔

(۳) اب صاحب آپ سے کیا بتائیں، آپ سمجھیں گے نہیں۔ رکشا والے نے ذرا مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا ''انگریز لوگوں کی بڑی باتیں تھیں۔ ایک وقت ایک سوٹ پہنتے تھے۔ رات کا الگ، دفتر کا الگ، دن کے آرام کا الگ، سیر سپاٹے کا الگ، پھر ڈنر سوٹ، گولف سوٹ، پولو سوٹ، شکار سوٹ۔ ان کو ٹھیک جگہ پر رکھنا، دھوبی کو دینا لینا، صاحب کو پہنانا۔ یہی کام تھا ہمارا دیسی صاحب کیا سمجھیں اور پرکھیں ہمارا کام؟ دن رات، مہینوں برسوں ایک ہی سوٹ گھسائے جاتے ہیں۔ یہی صاحب جو اُس کوٹھی میں رہتے ہیں کبھی دیکھا ہے اُن کو!'' اُس نے ایک بڑی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''کبھی ایسا سوٹ پہنتے ہیں جو معلوم ہوتا ہے کالج کے دنوں کا سنبھالے ہوئے ہیں''۔

(۴) ''اُن سالوں کا کیا ہے۔ جنتا کو لوٹتے تھے اور موج اڑاتے تھے۔ جنتا کو یہ کیا کم لوٹتے ہیں''۔ رکشا والے نے پلٹ کر نہایت مسکین طنز آمیز ہنسی کے ساتھ کہا ''چھوٹے سے لے کر بڑے افسر تک سب کھاتے ہیں۔ وہاں تو بڑے افسر کچھ لحاظ کرتے تھے، یہاں تو آپا دھاپی مچی ہے۔ بس لینا جانتے ہیں، دینا نہیں جانتے۔ انگریز لیتا تھا تو دس آدمیوں کا پیٹ پالتا تھا۔ یہ کھاتے ہیں تو جمع کرتے ہیں۔ کھائیں اڑائیں بھی کیا عادت بھی ہو۔ وہی دھوتی کرتا پہنے اندر باہر سب جگہ بنے رہتے ہیں۔ پندرہویں، بیسویں، مہینے دو مہینے پر حجامت بناتے ہیں۔ نائی، دھوبی، بیرا، خانساماں کیا پالیں گے''۔ شری واستو دل ہی دل میں پیچ وتاپ کھا کر رہ گیا لیکن خاموش رہا کہ اِس کمینے کے منھ کیا لگے۔

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

سوال نمبر۳۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی چار اشعار کی تشریح مع حوالہ کیجئے : 16

(۱) قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

(۲) ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۳) تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

(۴) جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

(۵) تر دامنی پہ شیخ! ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

(۶) اشک آنکھوں میں کب نہیں آتا
لہو آتا ہے جب نہیں آتا

(۷) اس وسعت کلام سے جی تنگ آگیا
ناصح تو میری جان نہ لے دل گیا گیا

(۸) آہ کو چاہئے ایک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

(۹) اک برق مضطرب ہے کہ اک سحر بے قرار
کچھ پوچھئے نہ وہ نگہ فتنہ زا ہے کیا

(۱۰) اب کدھر جاؤں؟ بتا اے جذبۂ کامل مجھے
ہر طرف سے آج آتی ہے صدائے دل مجھے

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی دو بند کی تشریح مع حوالہ کیجئے۔ 16

(۱) خیمے میں جاکے شہ نے دیکھا حرم کا حال
چہرے تو فق ہیں اور کھلے ہیں سروں کے بال
زینب کی یہ دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال
بچ جائے اس فساد سے خیرالنساء کا لال
بانوے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

(۲) یہاں کا تو قصہ میں چھوڑا یہاں
ذرا اب سنو غم زدوں کا بیان
کھلی آنکھ جو ایک کی واں کہیں
تو دیکھا کہ وہ شاہ زادہ نہیں
نہ ہے وہ پلنگ اور نہ وہ ماہ رو
نہ وہ گل ہے اس جا نہ وہ اس کی بو
کوئی دیکھ یہ حال رونے لگی
کوئی غم سے جی اپنا کھونے لگی
کوئی بلبلائی سی پھرنے لگی
کوئی ضعف کھا کھا کے گرنے لگی

(۳) جانتا ہوں کہ اس فیض سے تو
پھر بنا چاہتا ہے ماہ تمام
ماہ بن ماہتاب بن میں کون
مجھ کو کیا بانٹ دے گا تو انعام
میرا اپنا جدا معاملہ ہے
اور کے لین دین سے کیا کام
ہے مجھے آرزوئے بخشش خاص
گر تجھے ہے امیدِ رحمتِ عام

(۴) ختم کیا صبا نے رقص گل پہ نثار ہو چکی
جوش نشاط ہو چکا صوت ہزار ہو چکی
رنگ بنفشہ مٹ گیا سنبل تر نہیں رہا
صحن چمن میں زینت نقش و نگار ہو چکی
رُت وہ تھی بدل گئی آئی بس، اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہت مشک تتار ہو چکی
اب تک اسی روش پہ ہے اکبر مست و بے خبر
کہہ دے کوئی عزیز من فصلِ بہار ہو چکی

سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک افسانہ کا خلاصہ لکھتے ہوئے اس کے مرکزی خیال کی وضاحت کیجئے۔ 16

(۱) جینے کے لئے (۲) کالے صاحب (۳) نمک کا داروغہ

سوال نمبر ۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شاعر کے حالاتِ زندگی اور ادبی خدمات پر اظہارِ خیال کیجئے۔ 16

(۱) میر تقی میر (۲) مرزا غالب (۳) حسرت موہانی

http://www.sgbauonline.com/